

نمبر ۵۳۳  
جسٹریٹ ڈائن

تار کا پتہ  
آفس قادیان



# THE ALFAZL QADIAN

## اختیار ہفتہ میں نین پار فی پورہ تین پیسے قادیان

غلام نبی

پتہ سالانہ  
شش ماہی لکھنؤ  
سہ ماہی قادیان

جماعت احمدیہ کراچی جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا ابوبکر محمد علی صاحب دہلوی نے قائم کیا اور تین ماہ میں جاری فرمایا  
مورخہ ۸ اکتوبر ۱۹۲۵ء  
مطابق ۹ ربیع الاول ۱۳۴۴ھ

### جماعت احمدیہ کراچی

حسب پروگرام جلسہ احمدیہ سنگرور ۱۲ ستمبر کو منعقد ہوا  
غیر احمدی مخالفین کے مخالفین میں یہاں تک زور لگایا  
کہ جلسہ شروع ہونے سے کچھ دیر قبل جس جلسہ گاہ کے متعلق  
اعلان کیا گیا تھا اور جو سائبان اور فرش وغیرہ سے  
آراستہ کی گئی تھی۔ ہندوؤں کو پھسلا کر ہم سے چھین لی  
مگر خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے اسی جلسہ گاہ کے  
بالمقابل ایک اور اچھی جگہ مل گئی۔

۵ بجے سے ۷ بجے شام تک جناب حافظ روشن علی صاحب  
کالیچر اسلام ہی زندہ مذہب ہے، پر ہوا۔ سامعین کافی  
قدر دین آئے۔ اور نہایت دلچسپی سے لیکچر سنا۔ دوران تقریر  
میں غیر احمدی علماء نے باہر پہرے لگا دئے تھے۔ کہ کوئی  
ان کے جلسہ میں شامل نہ ہو۔ دوسرا اجلاس نماز مغرب کے  
بعد منعقد ہوا۔ اور صداقت سیر موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام  
پر مولوی عبدالکریم صاحب مولوی قاضی نے تقریر کی

### المنتخب

خانان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور خاندان  
حضرت خلیفۃ اول رضی اللہ عنہما نے حضرت مرزا بشیر  
صاحب کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔

زمیندار احباب سے وصولی چندہ کے لئے مولوی سید مرزا شاہ  
صاحب و مولوی عبدالعزیز صاحب علاقہ کشمیر میں۔ سید علی احمد شاہ  
صاحب ضلع لائل پور میں۔ منشی محمد عبدالمد صاحب ضلع گوالیار  
میں۔ حکیم فیروز دین صاحبہ حافظ محمد حسین صاحب ضلع بیکانیر میں  
دورہ کرنے کے لئے بھیجے گئے ہیں۔

ہفتہ فخرتہ ۱۷ اکتوبر میں صاحب ذیلی ہجان شریف لالہ  
نور محمد صاحب خاندان کا۔ بہادر شاہ صاحب پشاور میاں میلا  
صاحب فتح پور۔ (گوات) احمد الدین صاحب بابا کمالہ (امریکہ)  
عبدالغفور صاحب سنگرور۔ محمد ابراہیم صاحب جھنڈا۔ مرزا  
احمد بیگ صاحب امرتسر۔ محمد موسیٰ صاحب ضلع ڈیرہ غازی خان۔  
محمد صاحب لدھیانہ۔ چودہری غلام محمد صاحب الراجستھان۔

### ملتان میں مناظرہ

مولوی اللہ داتا صاحب جالندھری و مولوی محمد الدین صاحب  
۷ ستمبر کو ملتان شریف لائے۔ مولوی اللہ داتا صاحب نے اسی  
دن شام کو صداقت اسلام پر باغ لائے خان میں نہایت  
عددگی سے لیکچر دیا۔

مسائل مختلفہ ضلع بیکانیر۔

# ایڈیٹر اخبار "ستار" کا اظہارِ قہقہوں امام مسجد احمدیہ لندن کی سہمی مشکور

اسی پرچہ میں کسی دوسری جگہ ایک نوٹ اس عنوان سے لکھا گیا ہے۔ "تا حال اخبار ستار نے معافی نہیں مانگی" لیکن آج (۱۵ اکتوبر) جو ولایتی ڈاک پہنچی ہے۔ اس سے معلوم ہوا ہے۔ کہ ایڈیٹر اخبار مذکورہ نے جناب مولوی عبدالرحیم صاحب درد کی اس چٹھی پر جس کا ترجمہ مذکورہ بالا نوٹ میں دیا گیا ہے۔ اپنے ۱۷ ستمبر ۱۹۲۵ء کے پرچہ میں کارٹون کے متعلق اظہارِ افسوس کر دیا ہے۔ جس کا ترجمہ حسب ذیل ہے۔

مجھے یہ معلوم کر کے از حد افسوس ہوا ہے۔ کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصویر ستار کے ایک حال کے پرچہ میں چھپ جانے کے باعث مسلمانوں کو سخت صدمہ پہنچا ہے۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ کہ ستار اپنے قارئین میں سے جن میں ایک حصہ کثیر مسلمانوں کا بھی ہے۔ کسی کے عیادت مذہبی پر نشتر زنی نہیں کرنا چاہتا۔

اس خاکہ کا منشاء صرف یہ تھا۔ کہ وہ بہت مشہور شخصیتوں کو تصاویر میں دکھائے۔ اور یہ ہرگز نہیں تھا۔ کہ پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک عظیم الشان مذہب کا بانی ہونے کی حیثیت سے پیش کرے۔ جس میں ان کے نام کو بہت بڑا دخل ہے۔

## پھیر چچی میں جلسہ احمدیہ

یکم و ۲ اکتوبر کو موضع پھیر چچی ضلع گورداسپور میں جمعیۃ تبلیغی نظام کے ماتحت جلسہ ہوا۔ جس میں قریب دو سو کے گاہکوں کے لوگ شامل ہوئے۔ شامل جلسہ ہونے والوں میں پھیر چچی کے احمدی و غیر احمدی باشندوں کے علاوہ بنگلہ بھائیوں۔ کامنڈو وان۔ شینہ بھائیوں پیری بھائیوں۔ گھوڑ پوراہ۔ کونڈھان محمد۔ عالمہ باگریاں۔ گوریان۔ بھینہ کھارہ۔ راجپورہ۔ جلال پورہ۔ قادیان۔ طفل والا۔ بھامبری اور ناناوالی کے سکھ اصحاب بھی تھے۔ حاضرین کی تعداد تین سو کے قریب تھی قادیان سے جانے والے علماء میں جوہری فتح محمد صاحب سیال ایم مولوی عبدالرحیم صاحب تیز۔ مولوی غلام نبی صاحب۔ مولوی محمد صاحب صاحب۔ ماسٹر عبدالرحمان صاحب بی اے نو مسلم۔ میاں اللہ دین صاحب۔ فلاسوف گئے۔ جلسہ دو دن رہا۔ میزبان جماعت پھیر چچی نے جہاں ناناوالی کا حق ادا کیا۔ وہ جہاں مختلف مضامین پر تقریریں ہوئیں۔ احادیث کے مخصوص مسائل کے علاوہ ماسٹر عبدالرحمان صاحب نے اپنے تہذیبی مذہب کی دعوت بیان کی اور ایسا ہی ماسٹر عبدالرحمان صاحب بی اے لکھنے کا ہونہا اپنے احمدی ہونے کی وجہ بیان فرمائی۔ اور ڈاکٹر فضل کریم صاحب نے شہید مرحوم

سائمنے پیش فرما کر بیان فرمایا۔ کہ دنیا کے دیگر مذاہب کے ریفارمروں میں ہمیں وہ کامل نمونہ نہیں ملتا۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات بابرکات میں ہے۔ اس کے علاوہ آپ نے اور بہت سے دلائل اسلام کی صداقت پر پیش قدمی کی ہے۔ باوجود اس کے کہ وقت بہت زیادہ ہو گیا تھا۔ پھر بھی لوگ توجہ سے سنتے رہے۔ اور ۱۱ بجے یہ اجلاس نہایت تیر و خوبی کے ساتھ ختم ہوا۔ اکثر لوگ ہمارے مبلغین کی علمی قابلیت کی تعریف کرتے ہوئے اپنے گھروں کو واپس ہوئے۔

۱۷ ستمبر کو نماز فجر کے بعد ۶ بجے سے ۸ بجے تک احمدی اصحاب میں جناب حافظ روشن علی صاحب نے ایک تقریر فرمائی۔ جس میں جماعت احمدیہ کو اس کے فرائض کی طرف توجہ دلائی۔ اور غفلتوں اور سستیوں کو ترک کر کے خدمت دین کے لئے کمر بستہ ہونے کی تاکید فرمائی۔ اس میں بعض غیر احمدی اصحاب بھی موجود تھے۔

شام کو ۵ بجے مفتی فضل الرحمن صاحب امیر جماعت احمدیہ سامانہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارناموں پر تقریر کی۔ جس میں آپ نے وہ کارہائے نمایاں اور خدمات اسلام بیان کیں۔ جو حضور علیہ السلام نے دنیا میں مبعوث ہو کر فرمائیں۔ اس وقت چلی حاضرین کی تعداد کافی تھی۔

رات ۸ بجے قیام قائم ہوا۔ حضرت حافظ صاحب نے اپنا ایک مسلمانوں کے منزل کے اسباب اور ان کا علاج اور شروع فرمایا۔ جس میں آپ نے قرآن پاک اور احادیث اور واقعات کے رُوسے کھول کر بیان فرمایا۔ کہ مسلمان مسلمان ہیں رہے۔ پھر اس کا علاج ایک واجب الاطاعت امام کی اطاعت اور مسئلہ چھوٹ بیان فرمایا۔ یہ لیکچر خدا کے فضل سے بہت کامیاب اور با اثر ہوا۔ ۱۱ بجے حضرت حافظ صاحب نے لیکچر ختم فرمایا۔

مفتی فضل الرحمن صاحب نے جماعت احمدیہ سامانہ کی طرف سے حکام گورنمنٹ پٹیالہ و سامعین کا شکریہ ادا کیا۔ اور جلسہ کے پرہیز سے کامیاب ہونے پر اللہ تعالیٰ کی حمد اور علماء کرام و حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کا شکریہ ادا کرتے ہوئے اور حضور کی دراندازی مگر کے لئے دعا کے بعد جلسہ ختم ہوا۔

خاکسار حبیب الرحمن احمدی سیکرٹری تبلیغی انجمن احمدیہ سامانہ

## مسیح موعود کی کتب کا امتحان

امتحان کتب مسیح موعود پندرہ نومبر کو ہو گا۔  
اصحاب تیار رہیں  
ناظر تعلیم و تربیت

۱۸ کی شام کو مولوی محمد الدین صاحب نے وفات مسیح پر لیکچر دیا۔ دوران لیکچر میں ایک المحدث مولوی نے مناظرہ کا بیانیہ دیا۔ جو اسی وقت منظور کر کے شرائط مناظرہ کا فیصلہ کر لیا گیا جس میں سے ایک شرط یہ تھی۔ کہ بروز اتوار ۲۱ ستمبر صبح ۸ بجے سے ۱۱ بجے تک نہیں گھنٹہ وفات مسیح پر اور ۱۲ بجے شام سے ۷ بجے تک تین گھنٹہ صداقت مسیح موعود علیہ السلام پر مناظرہ ہو گا۔ جو فریق وقت مقررہ پر نہ آئے گا۔ پچاس روپے تاوان ادا کرے گا۔ بروز اتوار ۱۳ مئی مولوی صاحبان قریباً پونے آٹھ بجے باغ لائے خاں یونین گئے۔ لیکن مولوی عبدالعزیز صاحب مناظرہ موعود مقررہ وقت کے بعد آئے۔ اس پر ان سے بموجب شرط پچاس روپے کا مطالبہ کیا گیا۔ جسے سنتے ہی وہ سخت گھبرا گئے۔ آخر مولوی صاحب کی گھبراہٹ کو دیکھ کر اور پبلک میں سے چند آدمیوں کے کچھنے پر پچاس روپے کا مطالبہ چھوڑ دیا گیا۔ مناظرہ المحدث نے خود بڑے اصرار سے یہ شرط دینج کرائی تھی۔ آخر ۹ بجے صبح سے ۱۲ بجے تک اور ساڑھے چار بجے سے قریب سات بجے تک نہایت کامیاب مناظرہ ہوا۔ اور تعلیم یافتہ پبلک پر خاص اثر ہوا۔ بہت سے غیر احمدی مناظر المحدث کی بد تہذیبی پراخوس کرتے تھے۔ (نیاز مند فضل الرحمن۔ ملتان)

## جماعت احمدیہ سامانہ کا جلسہ

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم کے ماتحت انجمن احمدیہ سامانہ کا دسواں سالانہ جلسہ ۱۹ ستمبر کو ہوا۔ جس میں جناب حافظ روشن علی صاحب امام مولوی عبدالکریم صاحب مولوی فاضل شریف لائے۔ مختصر اور دلدادہ درج ذیل ہے۔

۱۹ ستمبر مولوی عبدالکریم صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کارناموں پر تقریر کی۔ پہلے آپ نے صداقت مسیح موعود پر قرآن پاک سے پر زور اور ناقابل تردید معیار پیش کئے۔ پھر احادیث صحیحہ سے مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کے نشان بیان فرمائے۔ بعد حضور علیہ السلام کے کارہائے نمایاں کو پبلک کے سامنے پیش فرمایا۔ جس کا تمام سامعین پر نہایت عمدہ اثر ہوا۔

دوسرا اجلاس ۹ بجے رات کے شروع ہوا۔ جس میں حضرت حافظ روشن علی صاحب نے فضائل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم و صداقت اسلام پر ایک پر از مدارف تقریر فرمائی جس میں آپ نے پہلے مختصر طور پر مذہب کے معنی اور اس کی غرض بیان فرمائی۔ پھر بتلایا۔ کہ آج اس غرض کو تمام مذاہب میں سے صرف اسلام ہی پورا کر سکتا ہے۔ نیز آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وجود مبارک کو ایک کامل و مکمل نمونہ کی صورت میں سامعین کے

مولوی عبدالرحیم صاحب کی شہادت کے واقعات لکھئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# الفضل

پہلے نمبر - قادیان دارالامان - ۸ اکتوبر ۱۹۲۸ء

## مولوی محمد علی صاحب کا ایک خطبہ جمعہ

### غیب بعین اور غیبوں کا اسلام

کچھ غور سے ہوا۔ غیر مبایعین کے انگریزی اخبار لائٹ میں  
 مسٹر سی۔ آر۔ داس آجہانی کے متعلق لکھا گیا تھا۔  
 (۱) مسٹر داس ان دعویٰ مسلمانوں کی نگاہوں میں مسلمان  
 نہ ہوں۔ خدا کی نگاہ میں ضرور وہ مسلمان تھے۔  
 (۲) ہندوستان کا ایک بڑا مسلمان اٹھ گیا۔  
 اس کا صاف مطلب یہ ہے کہ غیر مبایعین کے نزدیک  
 ایک شخص خدا تعالیٰ کے ان صفات سے متصف نہ ماننے  
 ہوئے جو قرآن کریم میں بیان ہوئی ہیں۔ اور رسول کریم صلی اللہ  
 علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کا اقرار نہ کرتے ہوئے اور قرآن کریم  
 کو خدا تعالیٰ کا کلام نہ تسلیم کرتے ہوئے بھی مسلمان ہو سکتا ہے  
 اس کی مزید تصدیق کے لئے جب ہم نے غیر مبایعین  
 کو مخاطب کیا۔ تو اخبار پیغام صلح نے یہ جواب دیا کہ۔  
 "معاصر لائٹ کا یہ ذاتی خیال ہے۔ جماعت احمدیہ  
 لاہور کا عقیدہ میرا نہیں ہے۔"

لیکن چونکہ لائٹ "جماعت احمدیہ لاہور" کا اخبار ہے۔ نہ کہ  
 کسی واحد شخص کا۔ اور "جماعت احمدیہ لاہور" نے اس کے اس  
 عقیدہ سے اپنی بریت بھی نہیں کی۔ اس لئے پیغام صلح "کا یہ  
 انکار" جماعت احمدیہ لاہور کی طرف سے نہیں سمجھا جا سکتا تھا۔  
 کیونکہ جس طرح پیغام صلح نے لائٹ کے متعلق کہا ہے۔ یہ اس  
 کا ذاتی خیال ہے۔ اسی طرح لائٹ کہہ سکتا ہے۔ کہ پیغام صلح کا یہ  
 ذاتی خیال ہے۔ جماعت احمدیہ لاہور کا یہ عقیدہ ہے۔ کہ  
 ایک ہندو ہندوہ کہ اور اسی حالت میں فوت ہو کر بھی مسلمان  
 ہو سکتا ہے۔ اور یہ مسلمان ہو سکتا ہے۔ کہ اس کی کسی اسلامی  
 شخصیت "کردوں مسلمانوں کو کامل نہیں ہے۔"  
 اس وجہ سے ہم نے لکھا تھا۔ اگر جماعت احمدیہ لاہور  
 اپنے غیر مبایعین کا وہ عقیدہ نہیں۔ جو لائٹ نے بیان کیا ہے  
 اور اگر مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین لائٹ کے اس  
 خیال کو خلاف اسلام سمجھتے ہوں۔ تو اس کے متعلق اعلان

اور ایڈیٹر صاحب لائٹ کو یا تو اس خیال سے رجوع کر لیں یا  
 اپنے گروہ سے علیحدہ کرنے کا اعلان کریں۔  
 ہمارے اس مطالبہ کا اتنا اثر ہوا۔ کہ جناب مولوی  
 محمد علی صاحب نے ان الفاظ کے شائع ہونے کے بعد  
 بارے میں ایک خطبہ پڑھا۔ جو تین ہفتہ در پور پڑھنے کے بعد  
 ۷ اکتوبر کے پیغام صلح میں شائع کیا گیا ہے۔ مگر ہم نے  
 پہلے ہی اس مطالبہ کے متعلق یہ لکھ دیا تھا۔  
 لازم جانتے ہیں۔ نہ مولوی محمد علی صاحب ایسا کر سکتے  
 اور نہ ان میں اتنی جرأت ہے۔ وہ خوب جانتے ہیں کہ  
 ان کے ساتھی کیسے کیسے غریب مغرب عقائد رکھتے اور  
 اسلام کو کیا سمجھتے ہیں۔

یہی ہوا۔ جناب مولوی صاحب نے اس طویل خطبہ میں ادھر  
 ادھر کی باتیں بیان کرتے ہوئے اپنی عادت قدیمہ کے ماتحت  
 ہمارے مطالبہ میں خرابی کرتے ہوئے بین الفاظ میں لکھا۔  
 "تعمیر یہ ہے۔ کہ کہا جاتا ہے کہ چونکہ تمہاری جماعت  
 کے فلاں آدمی نے ایک کافر کو مسلمان کہا ہے۔ اس  
 لئے اسے کافر قرار دیکر جماعت سے خارج کرو۔ اور  
 آپ ایک نہیں وہ نہیں۔ چالیس کرد مسلمانوں کو کافر  
 قرار دیکر مسلمان بنے بیٹھے ہیں۔"

ملاحظہ فرمائیے کہ یہ کہیں نہیں لکھا کہ مولوی صاحب اپنی جماعت کے  
 اس شخص کو جس کے نزدیک خدا تعالیٰ کی وحدانیت اور  
 رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا منکر بھی حقیقی  
 مسلمان ہو سکتا ہے۔ کافر قرار دیں۔ بلکہ ہم نے صرف یہ مطالبہ  
 کیا تھا۔ کہ اس قسم کا عقیدہ اگر غیر مبایعین کا نہیں ہے تو  
 مولوی محمد علی صاحب امیر غیر مبایعین اس کے متعلق اعلان  
 کر دیں۔ اور جو شخص باوجود ان کے اعلان کے ایسے عقیدہ  
 سے باز نہ آئے۔ اس سے علیحدگی اختیار کر لیں۔ کیونکہ جو  
 شخص ان سے اس قدر اختلاف رکھتا ہو۔ کہ اس کے نزدیک

اسلام کی وہ تعریف ہی نہ ہو۔ جو مولوی صاحب سمجھتے ہوں  
 تو پھر اس کا رفاقت کیسی ہے لیکن مولوی صاحب یہ غدار بن  
 کرتے ہیں۔ کہ چونکہ ان سے ایسے شخص کے خلاف کفر کا فتویٰ  
 جاری کرنے کے لئے کہا گیا ہے۔ اس لئے وہ اس کے لئے  
 تیار نہیں ہیں۔ اگر مولوی صاحب اپنے گروہ کے سوا باقی مسلمانوں  
 کو مسلمان نہ سمجھتے۔ تو کہا جاسکتا تھا کہ جس شخص کو وہ اپنے گروہ  
 سے علیحدہ کرینگے۔ اسے کافر ہی قرار نہ دیکر علیحدہ کرینگے۔ لیکن  
 جب ان کے نزدیک چالیس کرد ایسے مسلمان ہو گویں۔ جو ان  
 کے عقائد کو کفر اور منکرات سمجھتے اور انہیں کرتے ہوئے اپنے  
 مسلمان ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ کہ ایک ایسے شخص کو جو ان کے  
 عقائد سے اسی طرح اختلاف رکھتا ہے جس طرح غیر احمدی۔

بلکہ ان سے بھی بہت زیادہ۔ اسے خواہ مخواہ "اپنی جماعت"  
 میں گھیر لے رہے ہیں۔ اور نہ صرف اسے علیحدہ کرنے کی ہمت  
 نہیں رکھتے۔ بلکہ ایک اعتبار کا ایڈیٹر اور اپنی انجمن کا کارکن  
 بنا رکھا ہے۔

پس مولوی صاحب کا ذکر کہیں۔ بلکہ چالیس کرد مسلمانوں میں  
 سے ایک مسلمان ہی سمجھیں۔ لیکن جب اس کے نزدیک اسلام  
 اور ہے۔ اور مولوی صاحب کے نزدیک اور وہ ایک کافر بن  
 مگر خدا در رسول۔ مخالفت قرآن و حدیث کو "سچا مسلمان"  
 سمجھتا ہے۔ اور مولوی صاحب ایسے شخص کو کافر کہتے ہیں تو  
 پھر اس شخص کو وہ اپنی جماعت میں کس طرح رکھ سکتے ہیں۔ یاں  
 اگر خود مولوی صاحب کا بھی یہی عقیدہ ہے۔ جو ایڈیٹر صاحب  
 لائٹ "کا ہے۔ تو خیر۔

مولوی صاحب نے ہمارے متعلق یہ بالکل غلط فرمایا ہے کہ  
 ہم چالیس کرد مسلمانوں کو کافر قرار دیتے ہیں۔ ہم کسی ایک مسلمان  
 کو بھی کافر کہنا نا جائز سمجھتے ہیں۔ جو چالیس کردوں کو کافر  
 کہیں۔ البتہ ہم میں اتنی جرأت اور ذہیر ہی نہیں۔ کہ وہ لوگ جنہیں  
 خدا اور خدا کا نبی کافر قرار دے۔ انہیں حقیقی مسلمان کہہ کر خود  
 سے متجاوز کریں۔

جناب مولوی صاحب نے ہم پر جن کروٹوں مسلمانوں کو کافر  
 کہنے کا الزام لگایا ہے۔ اگر ان سے مراد وہی لوگ ہیں۔ جو  
 اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں۔ تو ان کے کفر کا فیصلہ ہی جناب  
 ایڈیٹر صاحب لائٹ ہی لے سکتے ہیں۔ اور انہیں مدرسہ آردو  
 کی "اسلامی شخصیت" کے مقابلہ میں "جسے نام مسلمان" قرار  
 دے چکے ہیں۔ جیسا کہ انہوں نے لکھا۔

"کاش کہ کروڑوں بار سے نام مسلمان داس کی سی  
 اسلامی شخصیت رکھنے کا فرما لیں کر سکتے"  
 پس وہ لوگ جن میں مولوی محمد علی صاحب کے دست راست  
 ایڈیٹر صاحب لائٹ کے قول کے مطابق مسٹر داس حقیقی بھی

# بعض انگریز و ہندو یوں نامناسب سلوک

مختصر لڑائی ہوئی۔ مدراس ہائی کورٹ نے ایک انگریز ڈاکٹر کو جس نے ایک ہندوستانی باک سال کلرک کو جوڑنے کی ٹھوک ماری تھی۔ بالکل بے قصور قرار دیکر بری کر دیا تھا۔ اور ابتدائی عدالتوں نے تو یہاں تک کچھ دیا تھا کہ اگر مستغنیث کا دعویٰ صحیح بھی مانا جائے۔ تو بھی انگریز ڈاکٹر سے قانوناً کوئی ایسا جرم نہیں ہوا۔ جس کی وجہ سے اسے مستوجب سزا سمجھا جائے۔ ظاہر ہے۔ یہ فیصلہ نہایت ہی افسوسناک ہے اب کلکتہ سے ایک ایسے ہی فیصلہ کی خبر آئی ہے۔ کلکتہ ہائی کورٹ کے ایک جج صاحب نے میونسپل اور سپر کو ایک کارمنٹ کی انجام دہی کے وقت لکھ کوئی تھی۔ اگرچہ جج صاحب اظہار افسوس پر آمادہ تھے۔ لیکن جج صاحب نے ان کے ایک ملازم کی شہادت پر انہیں بری کر دیا۔

ہندوستانیوں کے ساتھ انگریزوں کا یہ سلوک اور آپرے عدالتوں کا یہ رویہ اہل ہند میں جس قدر بے معنی اور بددلی پیدا کر رہا ہے۔ گورنمنٹ کو اس کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیے۔

## مسلمانوں کی غیرتناک حالت

مسلمانوں کی اور ان مسلمانوں کی جو ابھی تک کسی روحانی مصلح اور راہ نمائی ضرورت نہیں تسلیم کرتے۔ حالت ملاحظہ ہو۔ جو زمیندار (۱۳ اکتوبر) نے بیان کی ہے۔ (اخبار مذکور کھنڈا ہے۔)

”مسلمان غبار راہ کے بے حقیقت ذرات ہیں۔ ہوا کا ہر جھونکا انہیں جس طرف چاہے۔ لے جاسکتا ہے ان کی حالت خشک پتوں کی سی ہے۔ جہاں کہیں ہوا کی رو تیز ہوتی ہے۔ وہ سہالت انتشار اپنی جگہ چھوڑ کر فضا میں ادھر ادھر گھومتا شروع کر دیتے ہیں۔ نہ ان میں قلم ہے۔ نہ تریبیا نہ جاد ہے۔ نہ قیام ہے۔ آج وہ مشرق کی طرف رواں ہیں۔ تو کل و فقہ مغرب کو قبلہ مال سمجھ کر سرایمہ وہ اس سمت دوڑنے لگتے ہیں۔“

اس سے بدترین حالت شاید ہی صفحہ دنیا کی کسی اور قوم کی ہو۔ لیکن ہائے افسوس مسلمانوں کو اس کی پروا نہیں۔ اور جب انہیں اصلاح کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے۔ تو نہایت بے باکی سے ضرورت اصلاح کا ہی انکار کر دیتے ہیں۔

حق ہے۔ کھاتا تھا۔

”اس کارٹون کے ذریعہ مسلمانوں کی دل آزاری مقصود نہ تھی۔ اور میں افسوس کرتا ہوں۔ اگر تم نے آپ کے ہم مذہب افراد کے جذبات کو مجروح کیا۔“

چونکہ یہ الفاظ ایک پرائیویٹ خط میں لکھے گئے تھے۔ اس لئے جناب ڈرر نے اس کے جواب میں ایڈیٹر مذکور کو حسب ذیل چٹھی لکھی۔

”میں آپ کی چٹھی مورخہ ۲۲ ستمبر ۱۹۲۵ء کے لئے مشکور ہوں۔“

مجھے یہ تو معلوم نہیں کہ گورنمنٹ اس معاملہ میں داندازی کر سکتی ہے یا نہیں۔ یا یہ کہ انگلستان جیسے مذہب ملک میں کوئی ایسا قانون بھی ہے یا نہیں۔ جو کارٹون بنانے والوں کے دل آزار قلم سے اپنے ہاتھوں کے احساں مذہبی کا تحفظ کر سکے۔ لیکن اس بات کا مجھے پختہ یقین ہے کہ اگر بجائے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے یسوع مسیح کی سوجو بذریعہ تصویر کشی کی جاتی۔ تو معاملہ ایک حد تک صورت اختیار کر لیتا۔ بہر حال میں اس معاملہ کے متعلق گورنمنٹ کی طرف سے جواب موصول ہونے کا منتظر ہوں۔

مجھے اس امر سے خوشی ہوئی۔ کہ آپ کو اگر معلوم ہوتا کہ اس کارٹون سے مسلمانوں کے جذبات کو صدمہ پہنچا تو آپ ہرگز اسے اپنے اخبار میں شائع نہ کرتے۔ اور پھر اس بات سے مجھے ایک حد تک خوشی ہوئی کہ ایسا ہو جانے پر آپ متاسف بھی ہیں۔ مگر میں اس بات کو ظاہر کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اس کے متعلق صرف مجھے ایک پرائیویٹ چٹھی روانہ کر دینا کافی نہیں۔ کیونکہ کارٹون سے میری ذاتی امانت نہیں ہوتی جس کے لئے ایسی چٹھی لکھانی سمجھ لیا جائے۔ بلکہ یہ تو تمام یوں زمین کے مسلمانوں کے جذبات کے متعلق معاملہ ہے۔ جنہیں اس کارٹون کے سبب پھٹس مگی۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ جس اخبار کے ذریعہ انہیں زخمی کیا گیا اسی میں آپ اپنا افسوس شائع کر سکیں ان کی تسکین طلب کریں۔“

آپ کا مخلص۔ اے۔ آر۔ درو

یہ جواب جو اخبار شاعر کو بھیجا گیا ہے۔ یہی تازہ دہلائی ڈاک سے موصول ہوا ہے۔ مگر جو کچھ ہوا۔ اس کی خبر انشائیہ آئندہ ہو سکے گی۔ مسلمانان ہند کو جس بات پر زور دینا چاہیے وہ یہی ہے۔ کہ اخبار مذکور تمام مسلمانوں سے اخبار کے صفحات میں معذرت کرے۔ اور آئندہ کے لئے اس قسم کی کوئی حرکت نہ کرنے کا اعلان کرے۔

اسلامی شخصیت نہیں پائی جاتی۔ اور وہ برائے نام مسلمان ہیں انہیں کوئی عقل و خود رکھنے والا انسان کیونکر جتنی مسلمان کہہ سکتا ہے۔

بہتر ہو کہ جناب مولوی صاحب ان کرڈروں مسلمانوں کے اسلام کے متعلق پہلے ایڈیٹر صاحب لارٹ سے تصدیق فرمائیں جو ان مسلمانوں میں اتنا بھی اسلام نہیں سمجھتے۔ جتنا سٹر سی۔ آر۔ داس میں ان کے نزدیک پایا جاتا تھا۔ اور پھر ہمارے خلاف اس دلیل کو پیش کریں۔ بوقت ہمارے نزدیک جو لوگ مسلمان نہیں! انہیں ہم کسی غیر مذہب کے بڑے سے بڑے انسان کے مقابلہ میں بھی ہزاروں گنا بہتر سمجھتے ہیں۔ لیکن ایڈیٹر صاحب لارٹ انہیں ایک غیر مسلم کے مقابلہ میں برائے نام مسلمان کہہ رہے ہیں۔ اور جناب مولوی محمد علی صاحب ان کی حمایت کر رہے ہیں۔ کیا اس کا صاف مطلب یہ نہیں۔ کہ کرڈروں مسلمان ان کی نگاہ میں اسلام سے اتنا بھی تعلق نہیں رکھتے۔ جتنا ان کے نزدیک مسر سی۔ آر۔ داس کو تھا۔ یا یہ کہ مسر سی۔ آر۔ داس کو ان کے نزدیک جس قدر ”اسلامی شخصیت“ حاصل تھی۔ اس سے کم ”اسلامی شخصیت“ رکھنے والے بھی اتنے نزدیک کے مسلمان ہیں۔ اگر اسی کا نام اسلام ہے۔ تو یہ مولوی صاحب کو ہی مبارک رہے۔ مذہب اسلام سے معمولی واقفیت رکھنے والا بھی کوئی شخص اس بارے میں ان کے ساتھ متفق نہیں ہو سکتا۔

## تاحال اخبار شاعر معافی نہیں مانگی

بعض اخبارات میں مصری اخبار الہرام کے حوالہ سے اور بعض میں یونہی یہ خبر شائع ہو رہی ہے۔ کہ لندن کے اخبار شاعر نے اپنے اس کارٹون کے متعلق جس میں اس نے حضرت آدم علیہ السلام اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فرضی تعابیر بنا کر مسلمانوں کی سخت دل آزاری کی ہے۔ معافی مانگی ہے اور کھ دیا ہے۔ کہ اگر ہمیں یہ خیال ہوتا۔ کہ اس کارٹون سے مسلمانوں کی دل آزاری ہوگی۔ تو اسے شائع نہ کیا جاتا۔ لیکن اصل بات یہ ہے۔ کہ اخبار مذکور نے اپنے صفحات میں معافی کا اعلان نہیں کیا۔ بلکہ ایک چٹھی کے ذریعہ جناب مولوی عبدالرزاق صاحب دروایم اے احمدی مبلغ لندن سے انہما معذرت کی ہے۔ اس چٹھی کا مکمل ترجمہ ہم ۲۹ ستمبر کے الفضل میں شائع کر چکے ہیں۔ جسے پڑھنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ وہ جرم کے مقابلہ میں بالکل ناکافی ہے۔ ایڈیٹر اخبار مذکور نے اس بات سے انکار کرتے ہوئے کہ گورنمنٹ کو اس معاملہ میں دخل دینے کا

# زمیندار کی بے غیرتی

(۳۶)

خدا تعالیٰ کی قدیم سے سنت چلی آئی ہے۔ کہ وہ اپنے پیارے  
 رسولوں اور ان کی جماعتوں کے مقابلہ میں ان کے مخالفین کو ناکام  
 و نامراد رکھنے کے علاوہ دنیا کی نظروں میں ذلیل و رسوا بھی کرتا ہے  
 اور قدرتاً انبیاء کے مخالفین کی طبیعتیں بھی حد درجہ کی بے غیرت  
 اور بے شرم واقع ہوتی ہیں۔ خدا تعالیٰ ان سے وہی کام کرتا ہے  
 جنہیں وہ اپنے نزدیک نہایت ہی بڑے تصور کرتے ہی نہیں۔  
 بلکہ دنیا کے سامنے علی الاعلان کہتے بھی ہیں۔ یہی حال اس زمانہ  
 کے نبی اور رسول حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود  
 ہمدی مسعود کے مخالفین کا ہے۔ جن کو سید کوٹھن مخدوم ولد آدم  
 سرور کائنات آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار مبارک  
 سے نذر من تحت اذیم السمائم کا سارٹیفکیٹ عنایت ہوا  
 ابھی پچھلے سال ستمبر ہی کا واقعہ ہے۔ جب نعمت اللہ خاں صاحب  
 شہید کابل کے ایک ظالم اور سفاک برائے نام مسلمان حکومت  
 کے ہاتھ سے سنگسار کئے جانے پر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ  
 بنصرہ العزیز نے سدرجہ ذیل تاریخ جمعیتہ الاقوام جینوا کے نام دیا۔  
 افغانستان کی گورنمنٹ نے اکتیس اگست کو احمدیہ مشنری  
 مقیم کابل کو بوجہ مذہبی اختلاف کے سنگسار کر دیا ہے۔  
 احمدیہ مشنری نعمت اللہ خاں کو اس سے پہلے کئی ہفت  
 سے قید خانہ میں ڈال دیا گیا تھا۔ اور افغان گورنمنٹ سے  
 اس کے خلاف احتجاج کیا گیا تھا۔ مگر بجائے انصاف کی طرف  
 لوٹنے کے اس نے اس کو سنگسار کر دیا۔ اس سے پہلے  
 افغان گورنمنٹ صرف اختلاف مذہبی کا وجہ سے ایک احمدی  
 کو قتل اور ایک کو سنگسار کر چکی ہے۔ اس تہذیب کے زمانہ  
 میں ایسا ظالمانہ اور کینہہ فعل نہایت قابل نفرت ہے۔ اور  
 میں آپ کی گورنمنٹ سے امید کرتا ہوں۔ کہ وہ افغان گورنمنٹ  
 سے اس کے تعلق پر ڈسٹ کرے گی۔

(منقول از افضل ۲۷ ستمبر ۱۹۲۴ء)

اس پر زمیندار نے لکھا کہ یہ اسلامی بے غیرتی کی بدتر صورت  
 ہے۔ ان لوگوں کی اپنی اعلیٰ درجہ کی غیرت کا نمونہ تو انہیں دنوں  
 معلوم ہو گیا تھا۔ جبکہ احمدیوں کے کابل کے خلاف صدر نے احتجاج  
 بلند کرنے پر گورنمنٹ ہند سے اس کے بند کرنے کی التجا کی تھی  
 (سیاست ۲۸ اکتوبر ۱۹۲۴ء) مگر اب بالکل واضح ہو گئی ہے۔ حضرت  
 خلیفۃ المسیح ثانی نے تو اپنے تادمیں مجلس جمعیتہ الاقوام سے امید  
 کی تھی۔ کہ وہ پروٹسٹ کرے گی۔ اور نادان مخالفین نے اسے اسلامی  
 بے غیرتی کی بدتر صورت قرار دیا۔ مگر جب انہیں کوتاہ اندیشوں  
 نے گورنمنٹ ہند سے التجا کی تو کیا وہ حضرت مسیح موعود کے

# شملہ میں آریہ سماج کا مباحثہ سے فر

(۳۷)

ماہ گذشتہ کے دوسرے ہفتہ میں شملہ کی آریہ سماج نے اپنا سالانہ  
 جلسہ کیا۔ پروگرام میں حسب معمول ایک دن مباحثہ کے لئے بھی  
 رکھا۔ اعلان مباحثہ عام تھا۔ کہ جو چاہے نہ مقابلہ پر آئے۔ چونکہ ہر  
 سال بفضلہ تعالیٰ جماعت احمدیہ ہی ان کے مقابلہ پر نکلتی ہے۔ اور  
 کسی انجمن وغیرہ کو یہ جرأت کم ہوتی ہے۔ اس لئے اس اعلان کے  
 اصل میں مخاطب تو ہم ہی سمجھے جاسکتے تھے۔ لیکن حقیقت یہ ہے۔  
 کہ ہمارے مناظر جناب مولوی عمر الدین صاحب کی انگا تار فریول سے  
 اب سماج کا سر ایسا چلا گیا ہے۔ کہ وہ اس سال مجبور ہو گئے۔  
 کہ مولانا موصوف کو مباحثہ کے لئے وقت نہ دیا جائے۔ چنانچہ اپنی  
 کسی شنگ سال رواں میں انہوں نے اس بات کا فیصلہ کر دیا۔ اب  
 اس فیصلہ کے باوجود صلح مباحثہ کا عام ہونا ایک مزح دھوکہ تھا۔  
 کیونکہ اس کے مخاطب حقیقتاً ہم نہ تھے۔ لیکن مہلک کو اس کا کیا علم  
 ہو سکتا تھا۔ ہماری جانب سے اس اعلان کے جواب میں مباحثہ کے  
 لئے آمادگی کی کچھی سماج کو بروقت بھجوا دی گئی۔ لیکن صدر نے درخواست  
 یاد دہانی کے طور پر ایک اور کچھی بھیجی گئی۔ لیکن جواب نہ آنا تھا نہ  
 آیا۔ حالانکہ ہم نے بوضاحت یہ بھی تحریر کر دیا تھا۔ کہ ضروری نہیں  
 کہ مولوی عمر الدین صاحب ہی مباحثہ کریں بلکہ ہو سکتا ہے۔ کہ ہماری  
 جماعت کے کوئی اور صاحب مناظر ہوں۔ لیکن انہیں پھر بھی جرأت

مخالفین کی حد درجہ کی بے غیرتی کی بدتر صورت نہ تھی۔  
 مگر اب تو زمیندار کی بے غیرتی اور کینگی کی کوئی حد نہیں رہی۔  
 جبکہ اس نے خود جمعیتہ الاقوام کے سامنے ہاتھ پھیلائے۔ اور  
 التجا کی۔ کہ وہ سر زمین ریٹ پر فرانس اور ہسپانیہ کی وحشیانہ  
 یورش کے خلاف اپنی مداخلت سے ظالمانہ دستبرد کو روک دے۔  
 چنانچہ ۲۷ ستمبر ۱۹۲۵ء کے زمیندار کے صفحہ پر جمعیتہ الاقوام  
 کے نام برقی پیغام کے عنوان سے مولوی ظفر علی صاحب کا  
 سدرجہ ذیل تاریخ پلا ہے۔  
 مجلس خلافت پنجاب جو شمالی ہند کی ڈیڑھ کروڑ نو آباد  
 رکھنے والے مسلمانوں کے جذبات و عقیدت کی ترجمان ہے  
 سر زمین ریٹ پر فرانس اور ہسپانیہ کی وحشیانہ یورش کے  
 خلاف پر جوش و خروش سے احتجاج بلند کرتی ہے۔ اور ہسپانیہ  
 کے نام پر جمعیتہ الاقوام سے مطالبہ کرتی ہے۔ کہ وہ اپنی  
 مداخلت سے ظالمانہ دستبرد کو روک دے۔ اور اس طرح  
 پر دنیا بھر کے مسلمان کو یقین دلادے۔ کہ آزادی کی نئی نوع  
 کے غم میں گھلے جانے کا جو دعوے اس نے بار بار کیا  
 ہے۔ وہ حقیقت میں وزن دار ہے۔

اس پر طرہ یہ کہ اس بے غیرتی کا نام مسلمانان پنجاب  
 کا نعرہ حق رکھا گیا ہے۔ پھر ان کی حد درجہ کی بے غیرتی کا  
 دوسرا ثبوت یہ ہے۔ کہ مولوی ظفر علی صاحب کی جب اہالیان  
 لاہور نے اچھی طرح سے سرت کی۔ اور افضل نے اس واقعہ  
 کو حضرت مسیح موعود کے ایام انی مہینہ من الاد اھانڈ  
 کا نتیجہ قرار دیا۔ تو زمیندار نے لکھا۔ افضل بھی زمانہ حاضرہ  
 کے عجائبات سے ہے۔ کسی مسلمان کو چھینک بھی آئے تو چلا اٹھتا  
 ہے۔ گو یا مولوی ظفر علی صاحب جیسے دنیا کی جاہ و دولت  
 چاہنے والے کے لئے وہ ایک چھینک تھی۔ کاش کہ مولوی ہن  
 اور ان کے رفقاء اب بھی سمجھیں۔  
 اراٹم عبدالرحمن میگزری انجمن احمدیہ نیک یونیون انڈیا پنجاب

# مبلغین کلاس کی طلباء کی ضرورت

(۳۸)

یہ کلاس مختصر یہ کہنے والی ہے۔ جو مولوی فاضل پاس طلباء  
 نے جاری کیے۔ خاص قابلیت رکھنے والے طالب علم مولوی فاضل  
 کی شرط کے بغیر بھی لے جاسکتے ہیں۔ داخل ہونے کے لئے  
 جلد سے جلد درخواستیں آنی چاہئیں۔ صرف آٹھ طلباء کی  
 گنجائش ہے۔  
 حضرت (مرزا شریف احمد) صاحب ناظر تعلیم و تربیت۔ قادیان۔

مولوی عمر الدین صاحب جس کا سیاسی کے ساتھ آریہ سماج  
 سے مناظرات کرتے رہے ہیں۔ وہ خود آریہ سماجیوں پر بھی روشن  
 ہے۔ اور ان کے اکثر افراد اس کا اعتراف کرتے ہیں۔ بلکہ تیسرا  
 سال ہے۔ جب کہ آریوں کے سب سے بڑے مناظر  
 پنڈت رام چند صاحب دہلوی مولوی صاحب موصوف سے شملہ میں  
 مناظرہ کرنے کے بعد کھڑے ہو کر۔ اعلان کرنے پر مجبور ہوئے۔  
 کہ مولوی عمر الدین صاحب کی طرح قابلیت اور متانت سے مباحثہ  
 کرنے والا میں نے آج تک کوئی اپنا مقابل نہیں دیکھا۔ باوجود  
 ایسے کھلے اعتراف کے اب جب کہ مباحثہ کی تاریخ گذر جانے  
 پر ایک سماجی امدہ دار سے ہمیں وقت نہ دیئے جانے کی وجہ دیا  
 کی گئی۔ تو اس نے کہا۔ کہ تمہارے مولوی صاحب سے مباحثہ کرنے  
 میں نساد کا احتمال پیدا ہو جاتا ہے۔ جس کا جواب ایک دوست  
 نے بت موزوں دیا۔ کہ یہ تو عیسائیوں کے کفارے کا سامنا  
 ہے۔ کہ نساد تو مولوی عمر الدین صاحب ہیں۔ لیکن تھکریاں  
 دھرم بکھشو جی کو پڑتی ہیں۔ اور غمناکتیں بھی انہی کی طلب کی  
 جاتی ہیں۔ اور لطیف یہ ہے۔ کہ مولوی صاحب جن کی وجہ سے  
 عذر کیا جاتا ہے۔ وہ شملہ میں موجود بھی نہیں تھے۔ بلکہ وہ پنڈت

رام چند آرہ مناظر کے مقابلہ کے لئے کراچی تشریف لے گئے ہوتے تھے۔ لیکن جس دل میں کسی کا خوف بیٹھا ہو ابو۔ اس کی یہی حالت ہوتی ہے۔ اور غالباً آریوں کے لیڈر سوامی شرما ہاندھی نے بھی ایسے ہی خوف سے امن میں آنے کے لئے پچھلے دنوں احمدیوں سے بہاثرات بند کرنے کا اعلان کیا تھا۔ جس پر شہد کی سماج کو جو پہلے ہی سپہ سے بھیجی تھی۔ اس سال عمل کرنے کی سعادت کا موقع مل گیا۔

اس سخت سے بچنے کے لئے جو سماجوں کو فرار سے اٹھانی پڑی۔ انہوں نے عذر گناہ بدتر از گناہ کو تازہ کیا۔ اور وہ اس طرح پر کہ اپنی رسید بک (یعنی وہ کتاب جس پر دستی خطوط کی رسید مل جاتی ہے) پر ایک پتھی کا اندراج کر کے اس کے آگے ایک دستخط بنا لئے ہیں۔ جسے وہ کہتے ہیں۔ کہ کوئی مسٹر جن میں۔ جنہوں نے یہ پتھی وصول کی ہے۔ اور اپنی کے یہ دستخط ہیں۔ اصل میں چونکہ اس خاکسار نے اپنے نام سے مباحثے کے مشن خط و کتابت کی تھی۔ انہوں نے میرے نام کے جعلی دستخط اس کتاب پر بنا لئے ہیں۔ تاکہ یہ کہہ سکیں۔ کہ ہم نے تو جواب دیدیا تھا۔ کہ مباحثہ کرو۔ لیکن احمدی خود ہی نہیں آئے۔ میں چاہتا ہوں۔ کوئی لاد مذہب ہم (ایم) ذلیل ہو کر ت کرنا بند نہ کرے گا۔ چہ جائیکہ وہ اس کی ترکیب ہو۔ جو دنیا میں نجات دلانے کی واحد ٹھیکہ دار بنتی ہے۔ اور کبھی سب میں اوم کا جھنڈا لگانے کے متوشن جواب دیکھی ہے۔ کبھی ساری دنیا کو اشدھ کرنے کا اعلان کرتی ہے۔

خاکسار محمد حسن۔ سیکرٹری تبلیغ۔ جامعہ احمدیہ۔ شملہ۔

### زمیندار کا حملہ حضرت امام حسین پر

۱۶ اگست کا زمیندار انکا اور عداوت کے کالم میں احمدیوں کا بل کی شہادت پر اعتراض کرنا پورا اگھٹا ہے۔ ہمارے نزدیک کسی مسلمان امیر کے حکم سے کسی کا مارا جانا کفر و الحاد کی نشانی ہے۔ کابل میں جس مرتدوں کو حکم شریف نے اس عذاب سے مارا کیا انہوں نے بھی مرزا نے انہیں انجانائی کی اپاہت کا ارادہ کیا تھا۔

زمیندار نے اپنی نااہلی سے بچنے کیلئے تو احمدیان کابل کی شہادت پر ہے۔ مگر شائد اسے معلوم نہیں۔ کہ اس کے اس حملہ کی زد کہاں جا کر پڑتی ہے؟ کیا زمیندار کا باخبر ہر بتا سکتا ہے۔ حضرت امام حسینؑ کی کسی کے حکم سے مارے گئے تھے۔ کیا زمیندار کے حکم سے نہیں مارے گئے جو حضرت امیر سادہ کا بیٹا اور مسلمان امیر تھا۔ کیا اس زمانے کے صحابہ اور تابعین یزید کو مسلمان امیر کہتے تھے۔ چہرہ کیا حضرت

امام حسینؑ کے صاحبزادے امام زین العابدینؑ نے بڑی کرامت اس کو مسلمان امیر سمجھ کر نہ کی تھی؟ کیا مقتدر علماء اہلسنت نے اس کی تکفیر سے منع نہیں کیا۔ اور اہل سنت کے حقیر اور مسلم کتاب شرح فقہ اکبر میں کیا نہیں لکھا۔ کہ دیکھنی ان ایمان یزید محقق دکلا یقینت کہو۔ بدلی ظنی فضلہ عن درین قطعی دکلا یجوزہ لعنہ بخصو۔ کہ یزید نہ رہے۔ یزید کا مومن ہونا حقیقی ہے۔ اور اس کا کوئی کمزور دلیل سے بھی ثابت نہیں ہے۔ چہ جائیکہ کوئی قطعی دلیل اس پر ہو۔ اور فاضل کراچی پر یقینت بھیجا جارہیں۔ دیکھو شرح فقہ اکبر ملا علی قادیانی مطبوعہ مطبع محمدی لاہور۔

پس اگر زمیندار کا یہ دلیل صحیح ہے۔ کہ کسی مسلمان کا کسی مسلمان امیر کے حکم سے مارا جانا اس کے کفر و الحاد کی نشانی ہے۔ تو کیا اس کے نزدیک حضرت امام عالی مقام کا مسلمان امیر دیزید کے حکم سے مارا جانا بھی ان کے کفر و الحاد کی نشانی ہے؟ عیاذ باللہ۔

جناب مدیر انکار و عداوت بتائیں۔ کہ منصور کو دار پر کھینچنے والے کون تھے۔ کیا وہ ظالم و ظالمی حکومت کا کوئی افسر تھا یا تمہارے برادران وطن کا کوئی راجہ ہمارا راجہ۔ کیا جنہوں نے منصور کو سولی پر لٹکایا۔ وہ تمہارے مسلمان امیر تھے۔ کیا یہ سچ ہے۔

دی گئی منصور کو سولی اور بک کے ترکہ پر تھا اناطی حق اگر اک لفظ گستاخانہ تھا دیکھتی کی مخالفت کا نتیجہ؟ تمہارے حملہ کی زد کہاں جا کر پہنچی آئندہ ایسا لایعنی کلمہ زبان پر نہ لانا۔ محتاط رہنا۔ بزرگوں کی شان میں گستاخی کرنا کوئی اچھی بات نہیں۔

فاکر حافظ مسلم احمد اٹاوی المتسلم مدرسہ احمدیہ قادیان

### سیالکوٹ کا وہ مکان جس میں حضرت مسیح موعودؑ رہے

۱۶ ستمبر ۱۹۲۵ء کو میں سیالکوٹ بڑے تبلیغ نیچا۔ تو میرے دل میں خیال پیدا ہوا۔ چونکہ دعوت نے سے قبل حضرت مسیح موعود علیہ السلام سیالکوٹ میں رہے ہیں۔ اس لئے وہ مکان دیکھنا چاہیے۔ جس میں حضور رہتے تھے۔ اور حالات دریافت کرنے چاہئیں۔ چنانچہ ایک احمدی دوست کو ساتھ لے کر میں گیا۔ وہ مکان محلہ کشمیریان میں واقع ہے۔ اور جامع مسجد احمدیہ

کے نزدیک ہے۔ اور ایک عمومی سی کوٹھی ہے۔ جس کے آگے چھوٹا سا محراب ہے۔ اور اس کے مکانات سے بہت کم حیثیت کا ہے۔ جس سے حضرت مسیح موعودؑ کی کمال سادگی ظاہر ہوتی ہے۔ اس مکان کے فرش میں میاں بوٹا صاحب کشمیری رہتے ہیں۔ جو بیان کرتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب ہمارے ہی مکان میں رہتے تھے۔ آپ اس زمانہ میں ہمارے مکان میں اس سال کے قریب رہے۔ آپ کا کھانا پکانے والا ایک ملازم تھا۔ آپ جب پکھری سے تیار ہوئے تو پتہ مکان کا دروازہ بند کر لیتے۔ کوئی آدمی ان کے پاس ملنے کے لئے نہیں آتا تھا۔ اور وہ کسی کے پاس جایا کرتے تھے اس کو چھپ میں رہنے کے باعث لوگ تو انہیں جانتے تھے۔ مگر وہ کسی کو نہ جانتے تھے۔ میاں بوٹا صاحب کشمیری نے یہ بھی بیان کیا۔ کہ میں تو ان کو دنی الہد جا تا ہوں۔ ایک دفعہ میرے والدین ہاؤس میں تمام ڈاکٹر اور حکیم جواب دے چکے۔ کہ اب یہ نہیں سیکھے گا۔ اور علاج کرنا فصول ہے۔ لیکن ہم نے حضرت مرزا صاحب کو بلا لیا۔ آپ نے دعا فرمائی اور کچھ علاج بھی بتایا۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی دوائی میرے والد صاحب کو شفا دی۔ اور بہت سی انکی دعائیں ہمارے حق میں قبول ہوئیں۔ حضرت مرزا صاحب کوئی کلمہ بول کر یا کلمہ کیا کرتے۔ تو مجھ بلاستے اور بہت محبت کیا کرتے تھے۔ اور گھر کی خیر و عافیت دریافت فرماتا کرتے تھے۔ جب حضرت مرزا صاحب ہمارے مکان میں رہتے تھے۔ تو مکان کے گھن میں پہلے رہتے۔ اور قرآن شریف پڑھتے رہتے تھے۔ (محمد اسلام کاٹھ گڑھی)

### تجارت پیشہ اصحاب اور اہل حرفت کیلئے نادر موقع

یہ امر حرفت و تجارت اور عام علوم کے ہی خواہوں کیلئے خاص پیشہ کا موجب ہوگا۔ کہ دیاستا کے متحدہ امریکہ کی گورنمنٹ اپنے ملک کے اعلان خود مختاری کی ایک سو پچاسویں سالگرہ کا تقریب پر شہر فیلڈیفینیا میں ایک بین الاقوامی نمائش منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ہے جو ۱۹۲۵ء جون سے دیکر ماہ نومبر تک رہے گی۔ اس نمائش سے مقصود یہ ہے۔ کہ اس میں دنیا کے ہر ملک کی صنعتی اور تجارتی اشیاء کے دکھانے کی اجازت دی جائے۔ اور اس طرح پر ہوائی۔ زمینی۔ کالی۔ جنگی اور سمندری ایجادوں اور پیداواروں کو ارتقاء کی نظر سے دیکھنا تک پہنچایا جائے۔ امریکن کانگرس نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہر ملک خارہ اپنی اشیاء نمائش کے لئے ارسال کریں۔ ان پر کسی قسم کا جزی یا پھل کی محسول عائد نہ کیا جائیگا۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ فیلڈیفینیا کی بین الاقوامی نمائش اہل حرفت و تجارت کیلئے تشہیر و

اس نمائش میں ہر ملک کی صنعتی اور تجارتی اشیاء کو دکھانے کی اجازت دی جائے گی۔ اور اس طرح پر ہوائی۔ زمینی۔ کالی۔ جنگی اور سمندری ایجادوں اور پیداواروں کو ارتقاء کی نظر سے دیکھنا تک پہنچایا جائے گا۔ امریکن کانگرس نے یہ فیصلہ کیا ہے۔ کہ ہر ملک خارہ اپنی اشیاء نمائش کے لئے ارسال کریں۔ ان پر کسی قسم کا جزی یا پھل کی محسول عائد نہ کیا جائیگا۔ اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ فیلڈیفینیا کی بین الاقوامی نمائش اہل حرفت و تجارت کیلئے تشہیر و

# گورنمنٹ پنجاب کے تمسک نامہ ۱۹۲۵ء

حکومت پنجاب قرضہ کا اعلان کیوں کرتی ہے؟ اس لئے کہ اسی صورت پر قرضہ لیا جائے اور اسی صورت پر ترقی اور اصلاح میں صرف کیا جائے

کتنے قرضہ اور کس لئے؟ ایک لاکھ روپے وادی ستلج اور دیگر مقامات کی ایسی نہروں پر صرف کیا جائیگا۔ جو فائدہ بخش ہونگی

قرضہ کے لئے ضمانت کیا ہوگی؟ حکومت پنجاب کا کل مالیہ

شرح سود کیا ہے؟ ۳ ۱/۲ فیصدی

مجھے روپیہ کب واپس ملیگا؟ بارہ سال کے عرصہ میں لیکن اگر آپ وادی ستلج کی نہر پر رضی خریدینگے۔ تو اس کی قیمت کو پوری ادائیگی یا اس کے جزو کی ادائیگی میں آپ کے تمسکات پوری قیمت پر منظور کر لئے جائینگے

مجھے قرضہ کیلئے درخواست کہاں کرنی چاہیے؟ بٹے سرکاری خزانہ یا اس کے ماتحتی خزانہ سرکاری ایمپیریل بینک کی کسی شاخ کے پاس جائے

مجھے قرضہ کیلئے درخواست کس طرح کرنی چاہیے؟ وہاں جو فارم آپ کو ملیگا۔ وہ آپ پر کر کے روپیہ ادا کر دیں

مجھے سود کب سے ملے گا؟ جن تاریخ کو آپ روپیہ ادا کریں گے۔ اسی تاریخ سے

مجھے سود کس طریق سے وصول ہوگا؟ ۱۵ اکتوبر ۱۹۲۵ء تک سود آپ کو اسی وقت نقد ادا کر دیا جائیگا۔ جب وقت آپ کو روپیہ داخل کریں گے۔ اور اس بعد ششماہی پنجاب کے ہر ایسے خزانہ یا ماتحتی خزانہ سرکار سے ادا ہوا کریگا۔ جس کے متعلق آپ تمسک لگے کہ اس کے ذریعہ ہوا کرے

میں یہ قرضہ کب سے سکتا ہوں؟ ۱۵ اکتوبر ۱۹۲۵ء تک جو ہر ایک کو روپیہ فراہم ہو جائیگا۔ قرضہ لینا بند کر دیا جائیگا

مجھے کیوں قرض دینا چاہیے؟ اس لئے ضمانت بھی اچھی ہے۔ اور سود بھی اچھا ملتا ہے، (دب) اس لئے کہ روپیہ کے بدلے میں بھی ملتی ہے۔ بشرطیکہ فیلام کی بلی تمہارا نام پر عتم ہو (ج) کیونکہ اگر آپ اپنے صورت پر کی امداد کریں گے۔ تو ایک چھ شہری کی طرح اپنے قرض کو ادا کریں گے

المشاہد  
مائیٹرز اور وٹاک سکریٹری گورنمنٹ پنجاب صیغہ بالیا، قہر

# ہندوستان کی خبریں

یکم اکتوبر کے افضل میں نسا و علی گڑھ کی جو خبر شائع ہوئی ہے۔ اس کے متعلق ایک سوزنا منظر نگار لکھتے ہیں۔ رام لیلا کے موقع پر یہاں شہر علی گڑھ میں بلوہ مزدور ہڑتوں میں نے ڈاڑھی کیا، آدمی مر گئے۔ سو کے قریب زخمی ہوئے۔ لیکن یہ بات آپ کے نمائندہ نے قطعی غلط لکھی ہے۔ کہ پولیس کے چند سپاہی اور ایک سب انسپکٹر زیر تر است کر گئے تھے۔ اس کا کچھ بھی وجود نہیں ہے۔

علاقہ مارواڑ میں جو ایک ریگستانی علاقہ ہے۔ بارش کے نہ ہونے کے سبب سخت تھل پڑ گیا ہے۔ لوگ اطراف و جوار میں پھرتے ہیں۔ بالخصوص علاقہ سندھ اور حیدرآباد میں داخل ہو رہے ہیں۔

گوایا۔ ۲۳ ستمبر۔ نابالغ چار بھائیوں کو ایوارڈ کی رسم سندھ فی شان دشوکت کے ساتھ منائی گئی۔

لاہور۔ ۲۹ ستمبر۔ مسٹر چارلس ڈزنی جسٹریٹ درجہ اول کی عدالت میں خواجہ فیروز دین صاحب سول سٹیج کٹر لاہور نے جو مقدمہ لالہ کینورام کاہن چند سوڈا گران لوہا پر ثروت کے الزام میں چلایا ہے۔ اس میں مستغنیث کے بیان ہو گئے ہیں۔ یہ مقدمہ میونسپل کیشی لاہور کے معاملات سے متعلق ہے۔

امت سر۔ ۳۱ اکتوبر۔ گوردوارہ بھائی پھر میں جو قتل ہوا تھا۔ اور جس کی لاش کا پتہ نہیں چلتا تھا۔ اب لاش برآمد ہو گئی ہے۔ اور ایک شخص بھی اس سلسلہ میں گرفتار ہوا ہے۔ انکلیوں نے اس حادثہ کے بعد وہاں جتھے بھیجے ہیں۔

امت سر۔ ۳۱ اکتوبر۔ سکھوں کے ڈبار صاحب اسکے قریب سینڈروڈی نے ایک علیحدہ مندر بنایا ہے۔ جس کے تالاب میں پانی چھوڑنے کی رسم پنڈت دن موہن مالوی نے آج ادا کی۔ اس موقع پر ہندو مرد اور عورتیں کثیر تعداد میں موجود تھیں۔

بمبئی۔ ۳۱ ستمبر۔ بمبئی کے ہڑتالی اب منظم صورت میں آتے جاتے ہیں۔ انہوں نے بمبئی برائے امداد و اعانت مزدور کارخانجات کو صورت ترتیب دی ہے۔ اور ایک اجلاس کے ذریعے ہر کیلنسی کی خدمت میں ایک وفد ارسال کرنے کی تجویز کی ہے۔ نیز کیٹیڈنگ کے مزدوروں کے معاملے کو عام عدلوں کے ذریعے پبلک کے روبرو پیش کیا جائے۔ اور ان کے کارخانجات سے بھی کہا ہے۔ کہ ماہ اگست اور ستمبر سے شروع ہونے سے پیشتر ان کے واجب الادا اہرت ادا کر دیں۔

بمبئی یکم اکتوبر۔ آج بمبئی کے سب کارخانے بند ہو گئے۔ اور کوئی بھی مزدور کام پر نہیں لگا۔

مزنگ۔ دلاہور۔ پولیس نے ایک پائل کو گرفتار کر کے عدالت میں پیش کیا۔ جو ہر ہند پھر تا تھا۔ اس کی تعلیم بی۔ اے تک ہے۔

## ممالک غیر کی خبریں

لندن یکم اکتوبر۔ نیم سرکاری ترکی اخبار جمہوریت لکھتا ہے۔ کہ اگر ترکوں کو موصل و اچمن و ملا۔ تو ترک جنگ سے بھی دریغ نہ کریں گے۔ اور اس طرح سے اس خبر کی تصدیق کرتا ہے۔ کہ ٹوٹ پروسیا سے ترکی جانب بیروج کے فاصلہ پر ترکی افواج کا اجتماع ہو رہا ہے۔ اخبار ٹائمز کا نامہ نگار فقیم قسطنطنیہ یہ بھی لکھتا ہے۔ کہ ستمبر خبریں منظر ہیں۔ کہ قسطنطنیہ اور بیروج (میر دھرتا) میں سرنگیں پھیلادی گئی ہیں۔ درہ وانیالی میں بھی سرنگوں کے ڈالنے کا انتظام کیا جا رہا ہے۔ جمہوریت لکھتا ہے۔ کہ ترکی پہلے سے سوچی ہوئی جنگ کی تیاری نہیں کر رہا ہے۔ بلکہ وہ اپنی سرزمین کی حفاظت کرنے کی تیاری کر رہا ہے۔ اور اس کے اعلان کرنے میں اسے کوئی تذبذب نہیں ہے۔

قسطنطنیہ۔ یکم اکتوبر۔ اخبارت میں اس قسم کی اطلاعات شائع ہو رہی ہیں۔ جس میں ۲۲ سال سے ۲۳ سال کی عمر کے چار طبقوں کو جنگی ملازمت کے لئے دعوت دی گئی ہے۔ اول اور دوم درجہ کی فوج محفوظ کے افسران کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنی سوائے کریں۔

میرڈیکم اکتوبر۔ ایک سرکاری اطلاع میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ ۱۹ ستمبر کو ہماہی کامیاب پیشدری سے جو دشمن کی فوجوں میں اتاری پڑ گئی ہے۔ اس سے فائدہ اٹھا کر ہم نے آج بھی اپنی پیشدری کا سلسلہ جاری رکھا۔ اور صبح کے وقت دارسیدون پر قبضہ کر لیا۔ جو اجدر کے قریب ایک اہم مقام ہے۔ اور جہاں پر نصب شدہ توپوں کی پوری زد اسیر محمد بن عبد الکریم کے گاؤں پر پڑتی ہے۔ خیم شدہ ہر مزاحمت کر رہا ہے۔ جہاں پر اٹوڈی ریفریہ نے الفانسو سیدو ہم نامی جنگی جہاز سے بڑی لاسکی خبر دی ہے۔ کہ جہاز کے روز زمین نیچے کے قریب ہسپانیوی فوج نے جو گولہ باری اجدر پر رکھی۔ تو اسیر محمد بن عبد الکریم کے محل میں آگ لگ گئی۔ اور قبضے بھر کر ہر ایک تاہرڈیکم اکتوبر۔ دی اخبار القلم نے قبضے سے آیا ہوا ایک پیغام شائع کیا ہے۔ جس میں ظاہر کیا گیا ہے۔ کہ فرانسیسوں نے میدان خالی کچھ کر شہر سویدار میں داخل کیا۔ لیکن

مجاہدین روزگھات میں تھے۔ وہ اچانک فرانسیسوں پر آپڑے جس کی وجہ سے فرانسیسی فوجوں کو بہت سا مال غنیمت چھوڑ کر سویدار سے بھاگنا پڑا۔

فرانسیسی مراکش کی انتظامی کونسل میں ریڈیٹس ہیرل پارٹس لیائی نے ۲۸ ستمبر کو اپنے عہدہ سے استعفیٰ داخل کیا۔ جسے کابینہ وزارت نے ۲۹ ستمبر کو منظور کر لیا۔

پیرس ۲۹ ستمبر۔ فیض کا ایک پیغام منظر ہے۔ کہ اساک باراں کے ہوتے ہی فرانس کی عسکری سرگرمیاں از سر نو شروع ہو گئی ہیں۔ اور غازی عبدالکریم ان قبائل سے سخت دشمنیہ انتقام لینے کی دھمکی دے رہے ہیں۔ جو ہسپانوی فوج سے فرانسیسی اطاعت قبول کر رہے ہیں۔

مینیوا ۲۸ ستمبر۔ بیناق السدا و غلامی کی نقول جمعیت الاقوام کے ارکان اور دول افغانستان۔ ایکوی ڈور۔ اضلاع متحدہ۔ مصر۔ جرمنی۔ روس و سوڈن ہریں غرض بھیننے کی تجویز کی گئی ہے۔ کہ وہ اپنی اپنی آرا سمجھنے کے ماسوا غلامی اور بردہ فرودنی کے السدا میں عیاشی ہوں۔

بروایت ایک برقی پیغام آمدہ از پورٹ سوڈان بتا رہا ہے۔ کہ ستمبر مختلف عربی و ہندی اخبارات میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ ماسوا پر امن طریق پر مدینہ منورہ پر قبضہ کرنے کے عساکر نجدیہ نے آقا مدینہ منورہ سے لے کر تبوک تک حجاز ریلوے اور خاص مدینہ منورہ میں لاسکی ذرائع پیغام رسانی پر بھی قبضہ کر لیا ہے۔

میڈرڈ ۵ ستمبر۔ ایک تمام مالوسی پر تیب لینیوں اور ہسپانیوں میں لڑائی اپنے پورے زور پر تھی۔ تو ہسپانوی فوج کی طرف سے سازگی آوازیں بلند ہوئیں۔ جس سے لڑائی بند ہو گئی۔ اور طرفین نے فوجی کیا تا لیاں بجانا شروع کر دیں۔

فرانسیسی دستہ فوج سویدار سے لنت پانی کی درجہ

مصحفیر یہ کے علاقہ میں واپس آ گیا ہے۔

جلس اعلیٰ یورشلم کی طرف سے ہندوستان میں بوتار وصول ہوا ہے۔ اس سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مدینہ منورہ کے باہر شریف اور نجدیوں کی افواج کے درمیان بے قاعدہ طور پر جنگ بدستور جاری ہے۔ گویا مدینہ ابھی فتح نہیں ہوا۔

ٹوکیو ۱۰ اکتوبر۔ گذشتہ نصف صدی میں سب سے بڑھکر طوفان باد و باران ۳۰ ستمبر کی رات کو شروع ہوا۔ جو کیو ہاں میں ۲۰ نفوس ہلاک ہو گئے ہیں۔ اور کیو کو سوا میں پھاڑ کے گرنے سے چھ ہائیں نقصان ہوئی ہیں۔ ٹوکیو میں ۲۰ ہزار مکانات جزری طور پر تباہ ہو گئے ہیں۔ مگر کوئی جھاری نقصان نہیں ہوا۔

رہنما دارالامان کے لئے قادیان سے شائع کیا